نہیں بولتی ہیں تو کب بولتی ہیں؟ یہ جب بولتی ہیں تو سب بولتی ہیں

شہادت کی انگشت اقبال پر ہے

کبھی ناک پر ہے کبھی گال پر ہے

بہچوں میں گرشے کناری کی باتیں بہو کی کفایت شعاری کی باتیں

پڑوسن کی پرہیزگاری کی باتیں غرض ہر بیاہی کنواری کی باتیں

بلیڈ اور ٹائی پہ "گٹ" ہو رہی ہے

مگر عطر و ریشم کی چٹ ہو رہی ہے

البتہ اس نظم کے بعض بند ہنگامی حالات سے وابستہ ہونے کے باعث اس زمرے میں نہیں آتے جو عالم گیر انسانی حقائق سے متعلق ہوتا ہے اور اسی لئے طنزیہ شاعری میں اس نظم کا مرتبہ اتنا ہی بلند نہیں جتنا کہ راجہ مہدی علی خان کی مندرجہ بالا نظم کا۔

اردو شاعری کے جدید ترین دور میں طنز و مزاح کی پہلی رو سماجی ناہمواریوں اور عالم گیر انسانی حقائق پر طنز کی رو ہے اور اوپر ہم نے اس کا ذکر کیا ہے — اس دور کی دوسری اہم رو اگرچہ بالکل نئی چیز نہیں تاہم تازہ حالات و واقعات نے اسے ایک نیا لہجہ ضرور بخشا ہے — غور کریں تو اس روش کے پیش رو لسان العصر اکبر الہ آبادی تھے جنہوں نے اپنے معاشرے پر خارجی اثرات کو ہدف طنز بنایا تھا اور نئے الفاظ نئے نظریات اور تازہ سماجی میلانات کے مضحکہ پہلوؤں کو اس قدر نمایاں کر کے پیش کیا تھا کہ ناظر کی "ہنسی" کو تحریک مل گئی تھی — دراصل طنز کی اس رو کے پس پشت وہ انسانی جبلت کارفرما تھی جو ہر اجنبی